مجاہدِ آزادی - مولانا محمد علی جوہر

ہندوستان ہمارا پیارا وطن ہے۔اس ملک میں سیکڑوں سال تک انگریز حکومت کرتے رہے جنہوں نے ہمارے ملک کی تہذیب وتمدن، زبان وادب کو پنپنے نہیں دیا۔ہمارے ساتھ زندگی کے ہر میدان میں نا انصافی کی جاتی رہی۔ملازمت میں بھی جانب داری سے کام لیا گیا۔یہاں تک کہ مذہب پر بھی حملہ کیا گیا۔جب پانی سر سے اونچا ہوگیا تو اہلِ وطن انگریز حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوے۔آزادی کی تحریک پورے ملک میں چلنے لگی جس میں ملک کی ہر قوم وملت کے لوگ کاندھے سے کاندھا ملا کر شریک رہے۔اس میں رہ نمائی موہن داس کرم چند گاندھی جی نے کی۔

اس آزادی کی جد و جہد میں ہندو، مسلمان، سکھ اور دوسرے مذاہب کے لوگوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔انہی مسلمانوں میں مولانا محمد علی جوہر ایک ممتاز حیثیت رکھتے ہیں جو ایک بے باک، نڈر اور بہادر لیڈر تھے۔جن کے سینے میں وطن کی محبت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔

مولانا محمد علی جوہر رام پور ریاست (اتر پردیش) کے ایک علمی اور خوش حال گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔آپ کی پیدائش ۱۰/دسمبر ۱۸۷۸ء کو ہوئی تھی۔آپ کے والد کا نام عبد العلی خان تھا جو رام پور کے نواب کے دربار میں ایک ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ابھی محمد علی جوہر دو سال کے ہی تھے کہ ان کے والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔آپ کی ابتدائی تعلیم رام پور میں ہوئی۔جب آپ بارہ سال کے ہوے تو علی گڑھ میں داخلہ لیا۔چونکہ باپ کا سایہ سر سے اٹھ چکا تھا آپ کی تعلیم وتربیت کی ساری ذمہ داری والدہ اور بڑے بھائی مولانا شوکت علی کے سپرد ہوئی۔بڑے بھائی کی توجہ سے آپ کی تعلیم کا سلسلہ

جاری رہا۔ آپ نے ۱۸۹۸ء میں علی گڑھ سے بی. اے کی ڈگری حاصل کی۔

مولانا محمد علی جوہر کی شخصیت اور کردار کی تعمیر میں ان کی والدہ کا بڑا ہاتھ ہے۔ آپ کی والدہ ایک ذہین، عقلمند اور تجربہ کار خاتون تھیں۔ ان کے دل میں آزادی کی تڑپ تھی۔ چنانچہ انہوں نے اپنے دونوں بیٹوں کے ذہنوں میں بھی ملک کی آزادی کا جذبہ پیدا کر دیا۔

مولانا محمد علی جوہر نے ایک زمانے تک رام پور اور بڑودہ (گجرات) میں ملازمت کی۔ کچھ دنوں بعد وہ اس ملازمت سے سبکدوش ہو گیے۔ آپ نے ۱۱ر جنوری ۱۹۱۱ء کو کلکتہ سے 'کامریڈ' نام کا ایک انگریزی اخبار شائع کیا۔ پھر ۱۹۱۲ء میں اردو اخبار 'ہمدرد' نکال کر صحافت کی دنیا میں شہرت حاصل کی۔

۱۹۱۴ء میں پہلی جنگ عظیم ہوئی جس میں جرمنی ترکوں کا دوست تھا اور ترک برطانیہ کے دشمن تھے۔ اسی زمانے میں محمد علی جوہر نے 'کامریڈ' اخبار کے ذریعے ترکوں کی حمایت کی اور برطانوی حکومت کے خلاف مضامین لکھے جس کی وجہ سے آپ کو نظر بند کر دیا گیا اور 'کامریڈ' پر پابندی لگا دی گئی۔ آخر کار ۱۹۱۹ء میں آپ کو قید سے آزاد کر دیا گیا۔

مولانا محمد علی جوہر نے گاندھی جی کے ساتھ دہلی پہنچ کر ۱۹۲۰ء میں ایک تعلیمی ادارہ کی بنیاد ڈالی جو جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی کے نام سے جانا جاتا ہے۔ آپ کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے دلوں میں وطن کی محبت کا جذبہ پیدا کیا۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے طلباء آزادی کی لڑائی میں حصہ لینے لگے۔ آپ کی ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ ہندو مسلمان کاندھے سے کاندھا ملا کر ملک کی آزادی میں حصہ لیں۔

مولانا محمد علی جوہر گول میز کانفرنس میں شرکت کے لیے لندن تشریف لے گئے۔ جب کسی نے آپ سے لندن آنے کا مقصد پوچھا تو آپ نے فرمایا، "ہندوستان کی آزادی کی آواز بلند کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں اور میں ایک غلام ملک میں واپس نہیں

جاؤں گا۔ اگر انگریزوں نے ہندوستان کو آزادی نہیں دی تو مجھے یہاں قبر کے لیے جگہ دینی پڑے گی۔"

آخر اس مردِ مجاہد کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ سچ ثابت ہوئے۔ ۴؍ جنوری ۱۹۳۱ء کو لندن ہی میں آپ کا انتقال ہو گیا۔ آپ کی خواہش کے مطابق بیت المقدس کی سرزمین میں آپ کو دفن کیا گیا۔

سید فضلِ رسول

مشق

۱- پڑھیے اور سمجھیے :-

رہ نمائی	-	راہ دکھانا
کوٹ کوٹ کر بھرا ہونا	-	زیادہ پایا جانا
ممتاز	-	مشہور
سر سے سایہ اٹھ جانا	-	کسی بڑے بزرگ کا انتقال کرنا
تربیت	-	اخلاق کی تعلیم
سپرد کرنا	-	سونپنا
بے باک	-	بے خوف، بہادر ، شوخ

۲- سوچیے اور بتائیے :-

(i) محمد علی جوہر کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

(ii) ان کے والد کا نام کیا تھا؟

(iii) ان کی تعلیم کس طرح مکمّل ہوئی ؟

(iv) انہوں نے کون سا اخبار نکالا؟

(v) پہلی جنگِ عظیم کب ہوئی تھی؟

(vi) محمد علی جوہر کا انتقال کہاں ہوا اور انہیں کہاں دفنایا گیا؟

۳- خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجیے :

جامعہ ملیہ اسلامیہ ، رام پور ریاست ، بارہ ، علی گڑھ ، آزاد

۱- مولانا محمد علی جوہؔر .... (اتر پردیش) کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوے۔

۲- جب آپ .... سال کے ہوے تو علی گڑھ میں داخلہ لیا۔

۳- آپ نے ۱۸۹۸ء میں .... سے بی. اے کی ڈگری حاصل کی۔

۴- آپ نے ۱۹۲۰ء میں .... کی بنیاد ڈالی۔

۵- ۱۹۱۹ء میں آپ کو قید سے .... کر دیا گیا۔